احادیث منع احتکار
اور
فقہی تصریحات

ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی

"احتکار"، کی ممانعت اور اس کی برائی اور اس پر وعید کے بیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث مروی ہیں۔ ان احادیث کے جو متن اس تہی دامن کے علم میں آسکے ہیں وہ یہاں نقل کئے جا رہے ہیں۔

(۱)۔ عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجالب مرزوق والمحتکر ملعون[۱]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باہر سے مال لانے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور مال کو مہنگا بیچنے کی غرض سے روک لینے والا ملعون ہے۔

(۲)۔ عن معمر بن عبد اللہ بن نضلۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحتکر الا خاطئ[۲]

ترجمہ: معمر بن عبداللہ بن نضلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خطاکار کے سوا کوئی احتکار نہیں کرتا۔

(۳)۔ عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احتکر علی المسلمین طعاما ضربہ اللہ بالجذام والافلاس[۳]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمانوں کے مال روکے گا اللہ اسے جذام اور افلاس میں مبتلا

فرمائے گا۔

(۴)۔ عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتکر طعاما اربعین لیلة فقد بریٔ من اللہ وبریٔ اللہ منہ[۴]

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چالیس رات کھانا ذخیرہ کیا وہ اللہ سے اور اللہ اس سے بری ہوگیا۔

(۵)۔ عن ابی اسامة قال نهی رسول اللہ ان یحتکر الطعام[۵]

ترجمہ: حضرت ابو اسامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احتکار طعام سے منع فرمایا۔

(۶)۔ عن علی قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحکرة بالبلد[۶]

ترجمہ: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے شہر میں احتکار سے منع فرمایا۔

(۷)۔ عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر طعاما یرید ان یتغالی بها علی المسلمین فهو خاطئ وقد بری منه ذمة اللہ[۷]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خوردنی اشیاء اس ارادے سے ذخیرہ کیں کہ انہیں مسلمانوں پر مہنگا فروخت کرے تو وہ خطاکار ہے اور اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔

(۸)۔ عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال بئس العبد المحتکر ان ارخص اللہ الاسعار حزن

وان اغلاها فرح ۸ھ

(۹)۔ عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اہل المدائن ھم الجلساء فی سبیل اللہ فلا تحتکروا علیھم الاقوات ولا تغلوا علیھم الاسعار فان من احتکر علیھم طعاما اربعین یوما ثم تصدق بہ لم یکن لہ کفارۃ ۹ھ

ترجمہ: حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل مدائن اللہ کے راستے میں بیٹھے ہیں اس لیے ان کی خوردنی اشیاء میں احتکار نہ کرو اور نہ ان کے ساتھ گراں فروشی کرو اگر کوئی ان پر خوردنی اشیاء کا چالیس دن تک احتکار کرے تو اگر وہ صدقہ بھی کر دے تو اس کا کفارہ نہیں ہوگا۔

(۱۰)۔ عن ابی ھریرۃ ومعقل بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر الحاکرون وقتلۃ الانفس فی درجۃ ومن دخل فی شیئ من سعر المسلمین یغلیہ علیھم لان حقا علی اللہ ان یعذبہ فی معظم النار یوم القیمۃ ۹ھ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اور معقل بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احتکار کرنے والے اور قاتل حشر میں ایک درجہ میں ہوں گے اور جس نے مسلمانوں کے نرخ میں اضافہ کے لیے دخل دیا تو اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ روز قیامت جہنم کے بڑے طبقے میں عذاب دے۔

(۱۱)۔ عن مالک انہ بلغہ ان عمر کان یقول لاحکرۃ فی سوقنا لا یعمد رجال بایدیھم فضول من اذھاب الی رزق من ارزاق اللہ نزل بساحتنا فیحتکرونہ علینا

ولكن ايما جالب جلب على عود كبده فى الشتاء والصيف فذلك ضيف عمر فليبع كيف شاء الله وليمسك كيف شاء الله[۱]

ترجمہ: امام مالکؒ کو پہنچا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے بازار میں کوئی احتکار نہ کرے جن لوگوں کے ہاتھ میں حاجت سے زیادہ روپیہ ہے وہ کسی غلہ کو جو ہمارے ملک میں آئے خرید کر احتکار نہ کریں اور جو شخص تکلیف اٹھا کر ہمارے ملک میں غلہ لائے گرمی یا جاڑے میں تو وہ مہمان ہے عمر کا جس طرح اللہ کو منظور ہو بیچے اور جس طرح اللہ کو منظور ہو رکھ چھوڑے۔

(۱۲) :عن عمر انه خرج الى المسجد فرائى طعامًا منشورًا فقال ماهذا الطعام؟ قالوا طعام جلب الينا فقال: بارك الله فيه وفيمن جلبه، قيل يا اميرالمؤمنين فانه قد احتكر، قال: ومن احتكره؟ فقالوا فروخ مولى عثمان و فلان مولى عمر، فارسل اليهما فدعاهما فقال: ما حملكما على احتكار طعام المسلمين؟ فقالا: يا اميرالمومنين نشترى باموالنا ونبيع، فقال عمر: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من احتكر على المسلمين طعامهم ضربه الله بالافلاس او بالجذام فقال فروخ عند ذلك: يا اميرالمؤمنين، اعاهد الله و اعاهدك ان لا اعود فى طعام ابدا، اما مولى عمر فقال: نشترى باموالنا ونبيع، قال ابويحيٰى راوى الحديث فلقد رايت مولى عمر مجذ وما[۲]

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو غلہ کے دانے بکھرے ہوئے دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ غلہ کیسا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ غلہ لایا

گیا ہے آپ نے فرمایا اللہ برکت دے کون لایا ہے کسی نے کہا کہ اے امیر المومنین یہ تو ذخیرہ کرلیا گیا آپ نے دریافت کیا کہ کس نے ذخیرہ کیا ہے لوگوں نے بتایا کہ فروخ مولی عثمان اور عمر کے فلاں مولی نے آپ نے ان دونوں کو بلوایا اور ان سے دریافت کیا کہ تم نے مسلمانوں کے غلہ کا احتکار کیوں کیا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہم نے اپنے مال سے خریدا ہے اور اب ہم اسے فروخت کریں گے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمانوں کا طعام (غلہ) احتکار کرے اللہ تعالیٰ اسے افلاس یا جذام میں مبتلا کرے اس موقعہ پر فروخ نے کہا کہ اے امیر المومنین میں اللہ سے اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کسی غلہ کا احتکار نہیں کروں گا۔ مگر مولی عمر نے کہا کہ ہم اپنے مال خریدتے اور فروخت کرتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی ابو یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے مولی عمر کو جذام کی حالت میں دیکھا ہے۔

(۱۴)۔ عن مالك انه بلغه ان عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کان ینھی عن الحکرة [۱۳]

ترجمہ: امام مالکؒ سے مروی ہے کہ انھیں روایت پہنچی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ احتکار سے منع کیا کرتے تھے۔

احتکار کے معنی

ازھری کہتے ہیں کہ حَکَرَ کے معنی ظلم کرنے، کمی کرنے اور بری معاشرت اختیار کرنے کے ہیں اسی سے حکر کے معنی ہوئے ادخار الطعام للتربص (موقعہ کے انتظار میں خوردنی اشیاء کا ذخیرہ کرلینا) ابن سعیدہ کہتے ہیں کہ احتکار کے معنی ہیں جمع الطعام ونحوہ مما یوکل واحتباسه وقت الغلاء به (احتکار کے معنی ہیں خوردنی اشیاء جمع کرکے انہیں گرانی ہونے کے انتظار میں روک لینا) [۱۴]

حنفی فقہاء نے احتکار کی فقہی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

الاشتراء بالطعام والامتناع عن بیعه وذلك یضر بالناس[60]

ترجمہ: خوردنی اشیاء خرید کران کو فروخت نہ کرنا جس سے لوگوں کو مضرت پہنچے۔

الفتاوی الہندیہ میں ہے کہ

الاحتکار مکروہ وذلك ان یشتری طعاما فی مصر و یمتنع من بیعه وذلك یضر بالناس[61]

ترجمہ: احتکار مکروہ ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص شہر میں غلہ خرید لے اور اس کی فروخت سے باز رہے جس سے لوگوں کو نقصان ہو۔

الفتاوی الہندیہ میں امام ابویوسفؒ کا مسلک اس طرح بیان ہوا ہے۔

ویُعد احتکارًا ان یشتری طعاما۔ او ایة سلعة اخری یضر احتکارها بالعامة فی قول ابی یوسف۔ فی مصر او من مکان قریب من المصر، ویتربص به مدة طویلة، تقدر بما لا یقل عن الشهر للغلاء او للقحط وهو اشد وبالا ویبیعه للناس علی ما یرید[62]

ترجمہ: اگر کوئی شخص شہر سے یا شہر کے قریب کسی جگہ سے غلہ یا کوئی ایسی شئے خرید کر (جس کی کم یابی سے) لوگوں کو مضرت پہنچتی ہو کم از کم ایک ماہ تک گراں ہو جائے یا قحط ہو جانے کے انتظار میں روک لے اور پھر اپنی مرضی سے فروخت کرے۔

رصد الاسواق انتظار الارتفاع الاثمان۔

ترجمہ: بازار کی اشیاء قیمتوں کے بڑھنے کے انتظار میں روک لینا۔

شافعی فقہاء نے یہ تعریف کی ہے۔

اشتراء القوت وقت الغلاء وامساکه وبیعه باکثر من

ثمنہ للتضییق[18]

ترجمہ: گرانی کے وقت خوردنی اشیاء خرید کر انہیں روک لینا اور انہیں زائد قیمت پر فروخت کرنا تاکہ تنگی پیدا ہو۔

المہذب میں ہے۔

ویحرم الاحتکار فی الاقوات وھوان یبتاع فی وقت الغلاء ویمسکہ یزداد فی ثمنہ[19]

ترجمہ: اقوات میں احتکار حرام ہے اور وہ یہ کہ گرانی کے وقت خریدے اور مزید قیمتیں بڑھنے کا انتظار کرے۔

احتکار کا حکم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ احتکار اسلامی شریعت میں ممنوع ہے اور اس امر پہ تمام فقہاء کا اجماع بھی ہے البتہ اس امر میں فقہاء کے درمیان ظاہری اختلاف پایا جاتا ہے کہ احتکار کی ممانعت حرام کے درجے کی ہے یا مکروہ ہے مگر فی الحقیقت یہ اختلاف بھی اس طرح رفع ہو جاتا ہے کہ حنفی فقہا جب 'کراہت' کا لفظ مطلق استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد کراہت تنزیہی ہوتی ہے۔ جمہور فقہاء کے نزدیک احتکار حرام ہے کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم

(الحج: ۲۲)

اور ابو داود نے یعلی بن امیہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

احتکار الطعام فی الحرم الحاد فیہ

حرم میں احتکار کرنا اس میں الحاد کرنا ہے۔

جو دراصل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے[20]

الکاسانی نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جن میں احتکار کرنے والے پر لعنت بیان کی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ ایسا شخص اللہ سے بری اور اللہ اس سے بری ہے۔ وہ فرماتے

ہیں کہ شریعت میں اس قدر سخت وعید ارتکاب حرام ہی پر بیان ہوئی ہے۔ نیز احتکار کو اس لیے بھی حرام قرار دیا جانا چاہیے کہ یہ ظلم کی ایک صورت ہے کیونکہ اس عمل سے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل رک جاتی ہے اور کسی مستحق کا حق روکنا از روئے شریعت ظلم بھی ہے اور حرام بھی خواہ وہ کم مدت کے لیے ہو یا زیادہ مدت کے لیے [۲۱]

ابن حجر ہیثمی نے احتکار کو کبیرہ گناہوں میں سے ایک قرار دیا ہے ان کا کہنا ہے کہ احادیث میں جس طرح اس فعل کی مختلف پیرایہ بیان میں وعیدیں بیان ہوئی ہیں وہ اس کے گناہ کبیرہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

حنبلی مسلک کے فقہاء بھی احتکار کی حرمت کے قائل ہیں [۲۲]

شافعی فقہاء کی بھی یہی رائے ہے چنانچہ امام نووی یہ حدیث نقل کر کے کہ احتکار کرنے والا خطا کار ہے فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حرمت احتکار کے باب میں صریح ہے [۲۳]

تحریم احتکار کی حکمت

امام نووی فرماتے ہیں کہ

شریعت میں احتکار کو اس لیے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ اس عمل سے لوگوں کی ضرورتیں رک جاتی ہیں جس سے وہ دشواری میں پڑ جاتے ہیں اور عام لوگوں کی مضرت کو دور کرنا شریعت اسلامی کا ایک عام اصول ہے [۲۴] قرآن کریم اور سنت نبوی کی متعدد تصریحات اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ اسلامی شریعت نے "رفع حرج" اور "دفع مضرت" کو اسلامی نظام کے بنیادی اصول قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

ما جعل علیکم فی الدین من حرج (الحج: ۷۸)

ترجمہ: اللہ نے دین کے معاملہ میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی ہے۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاضرر ولاضرار فی الاسلام

ترجمہ: اسلام میں نہ تو کسی کو تکلیف دینا ہے اور نہ تکلیف اٹھانا ہے۔

احتکار کی حرمت کی جہاں ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے اور دشواری اور تنگی میں مبتلا ہوتے ہیں اور اسلام کا مقصود رفع حرج اور دفع مضرت اور قلت تکلیف کے ساتھ آسانی اور سہولت پیدا کرنا ہے وہاں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام جس اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اس میں ایثار و تعاون اور مواسات اور انفاق فی سبیل اللہ کی خوبیاں سرفہرست ہیں جبکہ احتکار کا عمل نفع اندوزی نفس پروری اور انانیت کے حامل خصائل کی نشاندہی کرتا ہے۔ غرض احتکار کرنے والا جس سرشت اور خصلت کا حامل ہوتا ہے وہ اسلام کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے بلکہ یہ خصلت اس اخلاق و کردار سے متصادم ہے جو اسلام ایک مسلم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔

جس طرح سرمایہ دار کی زیادہ نفع حاصل کرنے کی خواہش ممنوع ہے اسی طرح اسلامی اقتصادیات کی نظر میں لوگوں کے درمیان غیر ضروری طور پر خریداری کا اشتیاق ہونا بھی مستحسن نہیں ہے کہ قوت خرید کے حامل افراد محض آرائش و زیبائش اور تمول کے اظہار کے طور پر خریداری کرتے چلے جائیں۔ اس طرح گرانی میں اضافہ ہوتا ہے اور کم قوت خرید کے حامل افراد محض اپنی جائز ضروریات پوری کرنے سے بھی عاجز ہو جاتے ہیں۔ تشہیر کے زور پر اشیاء کی خریداری کا حد سے بڑھا ہوا اشتیاق پیدا کر دینا اقتصادیات کے پلڑے کو سرمایہ داروں کے حق میں جھکا دینے کے مترادف ہے اسی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گوشت کی خریداری کرنے والے ایک صحابی پر گرفت کرتے ہوئے کہا۔

"اکلما اشتھیتم اشتریتم"

ترجمہ: کیا تمہیں جب خواہش ہوگی تم خریداری کر لوگے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کا مفہوم یہ تھا کہ اقتصادیات کی بنیاد خواہش کی بناء پر خریداری نہ ہو بلکہ ضروریات کی بنا پر خریداری ہونی چاہیے کیونکہ اگر خریداری خواہش کی بنا پر ہوگی تو زیادہ قوت خرید کے حامل افراد زیادہ اشیاء خریدیں گے جس سے گرانی پیدا ہوگی اور کم قوت خرید والے لوگ ضرورت کے تحت بھی خریداری سے محروم رہ جائیں گے۔

احتکار کن اشیاء میں ہوتا ہے

امام ابو حنیفہؒ، امام محمدؒ اور امام شافعیؒ اور حنبلی فقہاء کی رائے یہ ہے کہ احتکار صرف قوت (قابل ذخیرہ خوردنی اشیاء) میں ہوتا ہے۔

امام ابو یوسفؒ اور مالکی فقہاء کی رائے یہ ہے کہ احتکار ان تمام اشیاء میں ہوتا ہے جن کی لوگوں کو ضرورت ہو اور جن کے رک جانے سے انہیں مضرت پہنچے۔

امام محمد بن الحسن کی رائے یہ ہے کہ احتکار صرف لباس اور قابل ذخیرہ خوردنی اشیاء میں ہے[۲۴]۔

احتکار کی اقسام

احتکار کی دو قسمیں ہیں احتکار صنف اور احتکار عمل۔

احتکار صنف امام ابن القیمؒ نے فرمایا ہے کہ اگر تاجروں کی ایک جماعت یہ طے کرلے کہ غذائی اشیاء میں سے کوئی شئے صرف وہی خریدیں گے اور پھر وہی فروخت کریں گے اور کوئی شخص اس شئے کی تجارت نہیں کرے گا تو یہ سخت ظلم اور فساد فی الارض ہے۔ حکومت کی جانب سے ان لوگوں پر تسعیر (Price Control) عائد کی جائے گی اور انہیں پابند کیا جائے گا کہ وہ حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر خرید و فروخت کریں[۲۵]۔

احتکار عمل مزدور، ہنرمند اور ایک پیشے کے افراد اگر یہ اتفاق کرلیں کہ وہ اس قدر اجرت سے کم پر کام نہیں کریں گے تو یہ بھی احتکار ہی کی ایک صورت ہے۔ کیونکہ اس میں ان پیشوں سے متعلق اجرتوں کے بڑھ جانے کا اندیشہ موجود ہے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ اجرت لے کر جائیداد تقسیم کرنے والے (قسامین) اگر اشتراک کرلیں گے تو لوگوں کی ضرورت کے تحت اجرتوں میں اضافہ کرتے جائیں گے۔ اسی طرح والی حسبہ (محتسب) مردوں کو نہلانے والوں اور مزدوروں کو اشتراک سے روک سکتا ہے اس میں اجرت

میں اضافہ کا امکان موجود ہے[۲۶]

احتکار کی شرائط اور اس کی سزا

احتکار کی متفقہ شرائط یہ ہیں کہ کسی شئے کا ذخیرہ کیا گیا ہو، ذخیرہ کا مقصود زیادہ قیمت پر فروخت کرنا ہو اور اس کا نتیجہ لوگوں کے حق میں نقصان اور تنگی کی صورت میں ظاہر ہو۔

تمام مسالک کے فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حکومت محتکر (ذخیرہ اندوز) کو مجبور کر سکتی ہے کہ جو اشیاء اس نے ذخیرہ کی ہیں وہ انہیں کھلے بازار میں لا کر فروخت کرے۔ اگر وہ ایسا کرنے سے باز رہے اور اس میں عام لوگوں کا نقصان ہو تو حکومت اس سے یہ اشیاء لے کر خود فروخت کر دے گی اور اسے قیمت ادا کر دے گی اور اگر اس کے ان اشیاء کے بازار میں لانے سے عام لوگوں کو نقصان نہ ہو اور وہ ان اشیاء کے بازار میں لانے کے حکم کی تعمیل سے باز رہے تو اسے تعزیری سزا دی جا سکتی ہے[۲۷]

المراجع

١ ۔ سنن ابن ماجہ ١ / ٦١١ ، اردو ترجمہ ، دینی کتب خانہ ، لاہور ۔
سنن الدارمی ٢ / ١٦٤ ، نشر السنۃ ، ملتان ۔
مصنف عبدالرزاق ، ٨ / ٢٠٤ ۔
الحاکم المستدرک ٢/١١ ، طبع بیروت ۔
محمد بن سلیمان الفاسی ، جمع الفوائد ، ١/ ٤٣٥ ، طبع لاہور ۔
کنز العمال ، ٤/ ٩٧ ، بیروت ۔
٢ ۔ سنن ابن ماجہ ، ١/ ٦١١ ، اردو ترجمہ ، دینی کتب خانہ ، لاہور ۔
صحیح الامام مسلم ، ٣/ ١٢٢٧ ، تحقیق فوائد عبدالباقی ، بیروت ۔
سنن ابی داؤد ، ٢ / ٩٨ ، بیروت ۔
سنن الدارمی ٢/ ١٦٤ ، نشر السنۃ ، ملتان ۔
مسند احمد بن حنبل ، ٣/ ٤٥٣ ، ٤٥٤ ، بیروت ۔
مصنف عبدالرزاق ٨/ ٢٠٣ ۔
مصنف ابن ابی شیبہ ٦/ ١٠٢ ، طبع پاکستان ۔
المستدرک ، ٢/ ١١ ، طبع بیروت ۔
محمد بن سلیمان الفاسی ، جمع الفوائد ، ١/ ٤٣٥ ۔
جامع الاصول ، ٢/ ٢٢ ۔
کنز العمال ٤/ ٩٨ ۔

التاج الجامع الاصول ۲/ ۲۰۵ ۔
البغوی، شرح السنۃ ۱۶۸/۸، طبع المکتب الاسلامی ۔
۳ ۔ سنن ابن ماجہ، اردو ترجمہ، دینی کتب خانہ، لاہور ۔
مسند احمد بن حنبل، ۱/۲۱ ۔
محمد بن سلیمان الفاسی، جمع الفوائد، ۱/ ۴۳۵ ۔
کنز العمال ۴/۹۷ ۔
۴ ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ۶/۱۰۴ ۔
المستدرک ۲/۱۲ ۔
الہیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد ۳/۱۰۰ ۔
کنز العمال ۴/۹۹ ۔
۵ ۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۶/۱۰۲ ۔
المستدرک ۲/۱۱ ۔
۶ ۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۶/ ۱۰۴
کنز العمال ۳/ ۲۳۰ ۔
۷ ۔ المستدرک ۲/۱۲ ۔
مجمع الزوائد ۳/۱۰۰
۸ ۔ جمع الفوائد و مجمع الزوائد ۱/۴۳۵ ۔
کنز العمال ۴/۹۷ ۔
۹ ۔ جمع الفوائد و مجمع الزوائد ۱/۴۳۵ ۔
کنز العمال ۔
۱۰ ۔ جمع الفوائد و مجمع الزوائد ۱/ ۴۳۵ ۔
۱۱ ۔ المؤطا لامام مالک ص ۵۴۴، طبع بیروت ۔
السنن الکبریٰ، للبیہقی ص ۳۰ ۔

۱۲ ۔ مسند الامام احمد ۱ / ۲۱ ۔
والمغنی ۴ / ۲۲۱ ۔
۱۳ ۔ الموطا لامام مالک ، ص ۶۴۵ ، بیروت ۔
۱۴ ۔ لسان العرب در ذیل مادہ ۔
ابن الاثیر النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر ۔
۱۵ ۔ الکاسانی بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع ۵ / ۱۲۹ ۔
۱۶ ۔ الفتاویٰ الهندیہ ۳ ص ۳ / ۲۱۲ ۔
۱۷ ۔ نہایۃ المحتاج ۳ / ۴۵۶ ۔
الموسوعۃ الفقہیہ ، فی کلمۃ احتکار ۔
۱۸ ۔ المہذب للشیرازی ۱ / ۲۹۲ ۔
۱۹ ۔ القرطبی الجامع لاحکام القرآن ۱۲ / ۲۵ ۔
۲۰ ۔ بدائع الصنائع ۵ / ۱۲۹ ۔
۲۱ ۔ ابن قدامہ المغنی ۴ / ۲۴۳ ۔
۲۲ ۔ النووی شرح صحیح مسلم ۱۱ / ۴۳ ۔
۲۳ ۔ بدائع الصنائع ۵ / ۱۲۹ ۔
امام مالک المدونۃ الکبریٰ ۱۰ / ۲۹۱ ، بیروت ۔
المغنی ۴ / ۲۴۳ ۔
الموسوعۃ الفقہیہ
۲۴ ۔ شرح صحیح مسلم ۱۲ / ۴۳ ۔
۲۵ ۔ الموسوعۃ الفقہیہ ، کلمہ ادخار ۔
۲۶ ۔ الطرق الحکمیہ ، ۲۴۵ ۔
۲۷ ۔ الطرق الحکمیہ ، ۲۴۵ ۔